سوال

(170) جنازے کے وقت بلند آواز سے کلمہ شہادت کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں جب جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو کچھ لوگ بآواز بلند کلمہ شہادت کے الفاظ کہتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ پھر دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اذان دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان میت پر وسوسہ اندازی نہیں کر سکتا۔ کیا ایسا کرنا شرعی طور پر ثابت ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ ہمارے معاشرے میں کچھ کام ایسے ہیں جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں جیسا کہ سوال میں دو کاموں کا ذکر ہے، اس کا ثبوت کتاب وسنت سے نہیں ملتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی جنازہ اٹھایا جاتا تھا، لیکن حاضرین میں سے کوئی کلمہ شہادت کے الفاظ بآواز بلند نہیں کہتا تھا، اگر ایسا کرتا تو ضرور کتب حدیث میں اس کا ذکر ہوتا۔ اسی طرح میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اذان دینے کا مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق بھی کتاب وسنت سے کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جس سے اس امر کا جواز ثابت ہوتا ہو۔

باقی رہی شیطان کی وسوسہ اندازی تو وہ انسان کی زندگی تک محدود ہے، مرنے کے بعد اسے کسی کے متعلق وسوسہ اندازی کا اختیار نہیں۔ قبر کے اندر فرشتوں کے سوالات کے جوابات ایمان کی بنیاد پر ہوں گے، وہاں شیطان کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہو گا کہ وہ غلط جوابات اس کی زبان سے جاری کرا سکے۔ ہمارے نزدیک جنازہ لے جاتے وقت بآواز بلند کلمہ شہادت کے الفاظ کہنا اور میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اذان دینا بدعت ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

’’جس نے ہمارے اس دین میں کسی نئے کام کو رواج دیا جو اس سے نہیں تو وہ مردود ہے۔‘‘[1]

ہمیں چاہیے کہ کتاب وسنت سے تمسک کریں، اس کے علاوہ دوسری ہر چیز کو چھوڑ دیں، اس میں ہماری کامیابی اور عزت وناموس کا تحفظ ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح البخاري، الصلح: ۲۵۹۷۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد4۔ صفحہ نمبر:171

محدث فتویٰ